بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایڈیشن ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزانہ

ربوہ

خلیفۃ المسیح الثانی کی

ابدی روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۲۷ ظہور ۱۳۴۸ہش - ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۹۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں اس سورۃ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس پر خوب غور کرنا چاہیئے

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسیطرح نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اسکو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولنے سے سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سورہ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائلِ کامل اور محتاجِ مطلق کی صورت بناوے اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرضِ حال کرے۔ پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں؟"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۶ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے آج کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ جو آخری اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

● حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل احباب کے انتخاب بطور امراء اضلاع تا ۳۰ ستمبر منظور فرمائے ہیں متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں:۔

۱۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

۲۔ مکرم محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر ضلع مظفر آباد

ناظر اعلیٰ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان

● مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ انچارج مشرقی افریقہ اطلاع دیتے ہیں کہ وہ مورخہ ۳ ستمبر کو پاکستان واپس آنے کے لئے وکٹوریہ جہاز پر روانہ ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ۱۱ ستمبر کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(نائب وکیل التبشیر)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا اٹھہتر واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۸ہش (مطابق دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر اصلاح وارشاد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نمازِ جمعہ اور اس کے آداب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ص ۳۳۱/۱-۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدمؑ پیدا کئے گئے اس دن جنت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنّت سے نکالے گئے۔

(۲)

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ، فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ ص ۱۵۰/۱)

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ"

(مسلم کتاب الجمعہ باب وجوب غسل الجمعہ علی کل بالغ ص ۳۲۸/۱-۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ مسلمان کے لئے واجب ہے۔

(۴)

عَنِ الْفَاکِہَۃِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ عَرَفَۃَ وَیَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ۔

(مسند احمد حدیث الفاکہ بن سعدؓ ص ۷۸/۴)

حضرت فاکہؓ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ضرور نہاتے یعنی ان دنوں میں نہانا مسنون ہے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ یَبْدَاُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَہٗ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ الْمَاءَ فَیُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِیْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ حَثَنَ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ"

(مسلم کتاب الطہارۃ باب صفۃ غسل الجنابۃ ص ۱۲۲/۱-۱)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب نہاتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر استنجاء کرتے پھر وضو کرتے۔ اس کے بعد کچھ پانی سر پر ڈالتے اور اپنی انگلیاں بالوں میں پھیرتے تاکہ ان کی جڑیں بھیگ جائیں۔

(۶)

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِنْ فِقْھِہٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ ص ۳۳۷/۱-۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان کا لمبی نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ دینا اس کے فہم و فراست کی دلیل ہے۔ پس نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر۔

(۷)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ: فِیْھَا سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ، وَاَشَارَ بِیَدِہٖ یُقَلِّلُھَا۔"

(مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ ص ۳۳۳/۱-۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

خطبہ جمعہ

تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندوں میں اس وقت جو کمی ہے وہ آئندہ دو ماہ میں پوری ہو جانی چاہیئے

مربیان سلسلہ عہدہ داران جماعت بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ ضرور وقف عارضی میں شامل ہو اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرے

مومن اللہ تعالیٰ کے سلوک کے پیشِ نظر ہر آن اپنی قربانیوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ قربانی کی یہ راہ تنگ ہے لیکن اس راہ پر چلے بغیر ہم رضائے الٰہی حاصل نہیں کر سکتے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ ماہ ظہور ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ

(المومنون آیت ۷۲)

اس کے بعد فرمایا:۔

اس وقت میں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ

تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندے

اس وقت تک پچھلے سال سے بھی کم وصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانبیاء کی ایک آیت میں فرمایا ہے کہ جو لوگ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اعمالِ صالحہ بجالائیں گے۔ یعنی ایک تو جن کے اعمال میں کوئی فساد نہیں ہوگا اور دوسرے حالات کے تقاضوں کو وہ پورا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو ردّ نہیں کرے گا۔ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ اس میں ہمیں ایک تو یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اعمالِ صالحہ بجالانے سے اللہ تعالیٰ کے پچھلے انعامات کا بھی پوری طرح شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ اس پر اجر کا حق نہیں بنتا۔ دوسرے فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ ہمیں بتاتا ہے کہ گو حق تو انسان کا نہیں بنتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو گے۔ اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرو گے۔ اور فساد سے بچو گے اور ہر جہت سے تمہارے اعمال اعمالِ صالحہ ہوں گے۔ تو پھر تمہاری یہ کوشش اور تمہاری یہ جدوجہد ردّ نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس پر تمہیں مزید انعامات ملیں گے۔

مومن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے

اس کے نتیجہ میں اس کا ہر قدم پہلے سے آگے پڑتا ہے۔ وہ ترقی کی راہ اور رفعتوں کے حصول میں ہر دم آگے سے آگے اور بلند سے بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قربانیاں ہر آن پہلی قربانیوں سے آگے بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ اس کی فدائیت اور اس کا ایثار اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جستجو میں اس کی کوشش اور مجاہدہ پہلے سے بڑا ہوتا ہے۔ مومن ایک جگہ ٹکتا نہیں۔ اس سے اس کے دل۔ اس کے دماغ۔ اس کے سینہ اور اس کی روح کو تسلی نہیں ہوتی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ یہ جماعت مخلصین کی جماعت ہے (اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ ہر الٰہی جماعت میں منافق بھی ہوتے ہیں) اور ایک ایسی

فدائی اور ایثار پیشہ جماعت

ہے کہ جس کا قدم ہر وقت ترقی کی طرف ہی ہے۔ پھر یہ غفلت کیوں؟ اس سستی کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ جماعت نے رضاکارانہ طور پر ایک مزید بوجھ قربانی کا اپنے کندھوں پر اٹھایا تھا۔ اور وہ بوجھ فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندوں کا تھا اور پچھلے چند مہینے ان وعدوں کو پورا کرنے کی طرف جماعت کے بہت سے احباب کی توجہ تھی اس لئے شاید کچھ کمی واقع ہو گئی ہو۔ اب اس کا زمانہ تو گزر گیا۔ استثنائی طور پر بعض احباب کو اجازت دی جا رہی ہے۔ اس لئے جماعت کو چاہیئے کہ عارضی طور پر جو داغ ان کے کردار پر لگ گیا ہے۔ یعنی وہ پچھلے سال سے بھی ان چندوں کی ادائیگی میں کچھ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس کو جلد سے جلد دھو ڈالیں اور دو مہینوں کے اندر اندر ان کی قربانیاں پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ نظر آنی شروع ہو جائیں۔ امید ہے (اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے) کہ جماعت اس بات کی توفیق پائے گی۔

دوسری بات

میں اختصار کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے سورۂ مومنون کی اس آیت میں جو ابھی میں نے پڑھی ہے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے اور حسنات کے حصول کے سامان پیدا کرنے کے لئے "حق" کو اتارا ہے۔ یعنی ایک قائم رہنے والی اور دائمی شریعت اور صداقت اور حق اور حکمت اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ اور اسی نزولِ حق کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے حدود مقرر کر دیئے ہیں۔ ہر انسان ایک انفرادیت اپنے اندر رکھتا ہے جو اللہ تعالےٰ ہی کی عطا ہے۔ اسی کے مدنظر اللہ تعالےٰ نے ایک حد تک ڈھیل بھی دی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے۔ سات دروازے ایثار اور قربانی کی مختلف راہوں کو اختیار کرنے والوں کے لئے کھلیں گے۔ کوئی ایک طرف سے خدا کی رضا کی جنت میں آرہا ہے اور کوئی دوسری طرف سے۔ لیکن کچھ وہ بھی ہوں گے جن پر اللہ تعالےٰ فضل کرے گا۔ اور

فضل کا خاص دروازہ

ان کے لئے کھولا جائے گا۔ خواہش تو ہر ایک کی ہے اور ہونی چاہیئے۔ کہ وہ خاص دروازہ جو محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے کھولا جائے گا وہی اس کے لئے کھلے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ شخص اپنی عاجزی کی انتہاء کو پہنچ گیا۔ اور اس نے اپنا کچھ نہ سمجھا۔ اور ہر چیز کو اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر رکھا۔ دیکھو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضل اور بلند تر ہستی ہے کہ جس نے خدا کی راہ میں وہ قربانیاں دیں کہ کسی ماں جائے کو یہ توفیق نہ ملی اور نہ ملے گی کہ اس قسم کی قربانیاں اپنے رب کے حضور پیش کرے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنا یہی مقام سمجھا اور آپ اسی مقام پر قائم رہے کہ میں کچھ نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہو سکتی ہے۔ میرا اللہ کے اس ارفع قرب کو پالینا بھی محض اسی کے فضل کا نتیجہ ہے

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ حق نازل ہوا ہے۔ اب حق تمہاری خواہشات کی اتباع نہیں کرے گا۔ اس "حق" نے کچھ حدود مقرر کی ہیں اور تمہاری خواہشات اور ہوائے نفس ان حدود سے باہر نکلنا چاہتے ہیں۔ اس کی تمہیں اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ اگر ایسا کیا جاتا تو

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ

زمین و آسمان کو جس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور انسان کو جس مقصد کے لئے اس زمین میں بسایا گیا ہے وہ مقصد حاصل نہ ہوتا اور اس طرح صالح معاشرہ کی بجائے ایک فاسد معاشرہ کی بنا رکھی جاتی۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ نے جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اسی غرض کے لئے اس نے حق کو اتارا ہے۔ اس لئے ہر وہ چیز جو اس غرض کے منافی ہے۔ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے حق تمہاری خواہشات کی اتباع نہیں کرے گا

یہ بڑا گہرا اور اہم مضمون ہے۔ میں نے سوچا ہے کہ تمام بدعات کا سرچشمہ ہوائے نفس اور یہ اعلان ہے کہ آزادیٔ ضمیر ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں

غلط قسم کی آزادیٔ ضمیر

سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آزادیٔ ضمیر تمہیں نہیں مل سکتی۔ اور یہ فاسد آزادیٔ ضمیر وہ ہے جب آزادیٔ ضمیر کا نعرہ لگا کر انسان خدا کی مقرر کردہ حدود کو پھلانگتا اور ان سے باہر چلا جاتا ہے۔ ہاں ان حدود کے اندر آزادیٔ ضمیر ہے۔ کسی کی طبیعت کسی نیکی کی طرف زیادہ مائل ہے۔ ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق خدا کی مقررہ حدود کے اندر رہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی میں لگا رہتا ہے اور اسی کے فضل سے وہ اس کی رضا کو حاصل بھی کر لیتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو حدود ہم نے قائم کی ہیں انہی میں تمہاری بزرگی اور عزت ہے۔ تم آزادی کا، اظہار رائے کی آزادی کا اور آزادیٔ ضمیر کا نعرہ لگا کر اگر ہماری قائم کردہ حدود کو پھلانگ کر پرے چلے جاؤ گے تو اس کے نتیجہ میں تمہاری سربلندی کے سامان پیدا نہیں ہوں گے۔ تمہیں عزت نہیں ملے گی تمہارا رتبہ

اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں

بھی اور بندوں کی نگاہ میں بھی بڑھے گا نہیں بلکہ گھٹ جائے گا۔ کیونکہ تم نے اللہ تعالےٰ کی انگلی کو چھوڑ کر اپنے نفس پر بھروسہ رکھا فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ مگر انسان جب بہکتا ہے تو اس کی عجیب حالت ہو جاتی ہے۔ خدا اپنا ہاتھ آگے کرتا ہے اور کہتا ہے اس ہاتھ کو پکڑ اور میری گود میں آ بیٹھ۔ اور وہ کہتا ہے نہیں۔ میں تو اپنی مرضی چلاؤں گا۔ اگر میری مرضی ہوگی تو تیری حدود کو توڑ دونگا۔ اور اس طرح وہ اس مقامِ عزت اور اس مقامِ احترام سے گر جاتا ہے۔ جو اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقدر کیا ہے۔

اس آیت میں ہمیں اس بات کی طرف بھی متوجہ کیا گیا ہے۔ کہ ہم حدود کی نگرانی کے لئے محافظ کھڑے کریں تا کہ خدا کی مخلوق کو خدا کی ناراضگی اور خدا کے قہر کے جہنم سے بچانے کی کوشش کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ کی حدود پر کھڑے ہونے والے مجاہدوں میں وقف عارضی کے مجاہدین بھی ہیں۔ سال رواں میں اس وقت تک (تین مہینوں میں) ایک ہزار سے زائد وفود باہر جا چکے ہیں۔ گو بعض وفود اپنی جائز مجبوریوں کی وجہ سے اپنی مقررہ جگہوں پر پہنچتے نہیں لیکن بہرحال اتنے وفود یہاں سے منظم کئے گئے۔ اور ان کو باہر بھجوایا گیا۔ حسابی لحاظ سے میرا سات ہزار کا مطالبہ پورا ہو جاتا ہے بشرطیکہ ہر سہ ماہی میں اتنے ہی وفود منظم کئے جائیں۔ لیکن سہ ماہی سہ ماہی میں بڑا فرق ہے۔ مثلاً ایک فرق تو یہی ہے کہ بعض سہ ماہیوں میں کالج اور سکول کے طلباء وقف عارضی میں باہر جا سکتے ہیں کیونکہ انہیں چھٹیاں ہوتی ہیں لیکن بعض سہ ماہیاں ایسی آتی ہیں جن میں کالج اور سکول کے طلباء باہر نہیں جا سکتے۔ پھر بعض سہ ماہیوں میں زمیندار لوگ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ حدود کی حفاظت کے لئے باہر نکل سکتے ہیں اور بعض ایسے زمانے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے دنیوی کاموں میں لگے رہتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی دنیاوی کام بھی خدا تعالےٰ ہی کے لئے کرتا ہے۔ بہرحال وہ دنیوی کاموں میں خدا کی راہ میں چندہ دینے کی نیت سے یا اپنے

بچوں کی تعلیم و تربیت

کے خیال سے محنت کر رہے ہوتے ہیں وہ انہیں چھوڑ نہیں سکتے۔ یہ طبقہ اس زمانہ میں وقف عارضی کے لئے نہیں آسکتا۔

یہ سہ ماہی جو گزر چکی ہے ایسی تھی جس میں طالب علم وقف عارضی کے غرض سے پھر جا سکتے تھے اور میرے خیال میں بہت سے طالب علم گئے ہوں گے۔ آئندہ سہ ماہیوں میں ایسے نوجوان جو کالج اور سکول میں پڑھنے والے ہیں کم ملیں گے۔ لیکن کم از کم اس تعداد کو جو گزشتہ سہ ماہی میں وقف عارضی میں جا چکی ہے پورا کرنا ہمارے لئے ضروری ہے گو یہ تعداد بھی ہماری ضرورت کے لحاظ سے کم ہے لیکن ابھی ابتداء ہے۔ اللہ تعالےٰ جماعت کو توفیق دیگا۔ اور وہ اور ترقی کریگی انشاء اللہ

غرض جماعت کے عام عہدہ دار اور مربی صاحبان وقف عارضی کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

میں جب مربیوں کی رپورٹیں دیکھتا ہوں

ان کے کام کا جائزہ لیتا ہوں۔ وہ مجھے ملتے ہیں۔ یا ان کے حق میں بعض تعریفی کلمات آتے ہیں یا ان کے خلاف شکایات مجھے پہنچتی ہیں۔ تو میرے ذہن میں ایک مجموعی تاثر قائم ہوتا ہے اور بہت سے مربیوں کے متعلق میرے ذہن میں یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ان خوش بختوں نے اپنے مقام کو پہچانا نہیں اور جو خوش بختی ان کے مقدر میں لکھی جا سکتی تھی۔ اس پر وہ اپنے ہاتھ سے چھریاں ڈال رہے ہیں۔ مربی کو ایک نمونہ بن کر دنیا کے سامنے آنا چاہیئے۔ اور وہ نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے۔ مگر وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ گو حقیقتاً جتنے مربی ہمارے پاس ہیں وہ تعداد کے لحاظ سے بہت کم ہیں۔ لیکن ان کی تعداد کے لحاظ سے بھی ایک چوتھائی کام ہو رہا ہے۔ اور تین چوتھائی کام ان کی غفلتوں کے نتیجہ میں نہیں ہوتا۔ وہ گھر بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے کام کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کے اندر

قربانی کی روح۔ جوش اور جنون کی کیفیت نہیں

مجھے یہ دیکھ کر بڑا رنج ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے اپنی رحمتوں کے اس قدر وسیع دروازے کھولے تھے۔ مگر وہ ان کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور اس طرف قدم بڑھانے کا نام نہیں لیتے۔ ان کو دعا کرنی چاہیئے۔ اور میں تو دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کی کمزوریوں کو دور کرے۔ اور ان کی بصیرت اور بصارت کو تیز کرے۔ اور ان کے دل میں اس محبت کے شعلہ میں اور بھی شدت پیدا کرے جو ایک مربی کے دل میں اپنے رب کریم و رحیم کے لئے ہونی چاہیئے۔

پس مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے بلکہ

ہر احمدی کو چاہیئے

کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نباہنے کی توفیق عطا کرے آمین

امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عظمیٰ

(۱) "جن اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسےٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے۔ جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ خلق عظیم پر اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے۔ وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے..... جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

یعنی تیرے پر سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب ۴۵ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے تجھے زیادہ معطر کیا۔" (براہین احمدیہ)

(۲) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے آپ کی بلحاظ اپنے اخلاقِ فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوتِ قدسی اور عقدِ ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے۔ غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے اندر رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا غصہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے۔ کہ آپ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۳) "خدا کی عنایت اور فضل نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ان اخلاق کے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا چنانچہ سخاوت اور شجاعت اور حلم اور عفو اور عدل اور اپنے اپنے موقعہ پر ایسے کمال ظہور میں آئے۔ کہ صفحۂ دنیا میں اس کی نظیر ڈھونڈھنا لاحاصل ہے۔ اپنے دونوں زمانوں میں ضعف اور قدرت اور ناداری اور ثروت میں تمام جہان کو دکھلا دیا کہ وہ ذات پاک کیسی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی جامع تھی اور کوئی انسانی خلق اخلاقِ فاضلہ میں سے ایسا نہیں ہے۔ جو اس کے ظاہر ہونے کے لئے آپ کو خدا تعالےٰ نے ایک موقعہ نہ دیا۔ شجاعت۔ سخاوت۔ استقلال۔ عفو۔ حلم۔ وغیرہ تمام اخلاق فاضلہ ایسے طور پر ثابت ہو گئے کہ دنیا میں اس کی نظیر کا تلاش کرنا طلبِ محال ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

دُعا اور اسکی قبولیت

دُعا ایک پیارا لفظ ہے جو اپنے اندر ہزار ہا رعنائیاں اور تمنائیں لئے ہوئے ہے۔ دُعا کے معنے کسی کو پکارنے کسی کی طرف مائل ہونے اور اس سے کچھ طلب کرنے کے ہیں۔ دعا انسان کی اس عاجزانہ حالت کا نام ہے جس میں وہ اپنی ضروریات کو ایک زندہ خدا کے حضور درد بھرے دل کے ساتھ پیش کرتا ہے دعا ایک اعجازی نشان ہے ایک ایسا آسمانی حربہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کو دیا جاتا ہے۔ یہی وہ حربہ ہے جس نے انبیاء علیہم السلام کے وقت میں شک و شبہات کے پردوں کو تار تار کیا۔ اور ظلمت اور تاریکی کو نور سے بدل دیا یہی وہ آبِ حیات ہے جس نے لاکھوں مُردوں کو زندہ کر دیا اور بے شمار اندھوں کو آنکھیں اور بہروں کو کان بخشے روحانی تبدیلی کے لئے دعا ایک کارگر حربہ ہے جس سے انسان تاریکی سے نکل کر نور کی طرف آتا ہے اور اپنے رب کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دعا کی اعلیٰ قوتوں کی تاثیر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔"

ہمارا ایمان اور یقین کامل ہے کہ جو دعا تقویٰ اور طہارت، تضرع اور گریہ زاری سے اور قبولیت دعا کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ادعونی استجب لکم۔ یعنی دعا کرو میں تمہاری قبول کروں گا۔

پھر فرمایا:

إذا سألك عبادي عني فإني قريب أجيب دعوة الداع إذا دعاني فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون

یعنی جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں (تو تو جواب دے) کہ میں قریب ہوں اور میں اپنے پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ انسان غفلت کو چھوڑ کر متقی بننے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر پورا یقین اور کامل توکل بھی حاصل ہو اور پوری ہمت اور وفاداری اور اخلاص سے بارگاہ الٰہی میں اسی طرح ملتجی ہو کہ اس کی روح دعا کے لئے پگھل جائے۔ آنکھیں وصال الٰہی کے لئے اشک بار ہو جائیں اور سینہ محبت الٰہی کی آگ سے بھڑک اٹھے۔ ایسی دعا یقیناً ضرور قبول ہوگی۔

اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں جو کچھ ہوا اور جو فتوحات حاصل ہوئیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے طفیل ہی تھیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"وہ جو عرب کے بیابان ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہو گئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔"

(برکات الدعا ص ۸-۹)

ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ واقعی دعا کا اثر آب و آتش سے بڑھ کر ہے کیونکہ دعا ہی تھی جو نے حضرت نوح علیہ السلام کو جماعت مومنین سمیت بچا کر لائی۔ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے بال بال بچایا حضرت موسیٰ کو ان کے ساتھیوں سمیت سمندر سے گزارا۔ حضرت یونس کو تین دن مدت مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھا۔ حضرت عیسیٰ کو صلیبی موت سے بچایا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کیا۔

پھر دعاؤں کی قبولیت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کیا دعا نے ظلمت کو نور سے نہیں بدلا۔ کیا دعا نے کمزوروں کو طاقت نہیں بخشی! کیا دعا نے علم و معرفت کے خزانے نہیں کھولے۔

انسان کی تمام زندگی دعا کی مقتضی ہے اور ہمارا ہر سانس دُعا کا طالب ہے دعا کے وقت ایک محتاج انسان اپنا خالی دامن لے کر حضور الٰہی میں حاضر ہوتا ہے اور خدائے عزّ و جل کی ان گنت رحمتوں سے بھرپور جھولی کے ساتھ واپس آتا ہے۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

حبیب الرحمٰن زیدی
(سٹوڈنٹ ایف ایس سی سیکنڈ ایر)

ہمیں تیری دعاؤں کا سہارا

اٹھو اے دوستو! اب تو خدا را
اٹھو سمجھو مشیت کا اشارا

انہیں ہے ناز "تسخیر قمر" پر
کریں ہم دینِ وحدت آشکارا

ہماری راہ میں پُر ہول طوفاں
ہمیں تیری دعاؤں کا سہارا

نہ ڈوبا ہے نہ ڈوبے گا کبھی بھی
جسے لطفِ مشیت نے ابھارا

جہاں میں نور پھیلاتا رہے گا
مسیح پاک کا اونچا منارہ

وہی لمحہ بنا حسنِ مقدر
جسے تیری رفاقت میں گزارا

یہ کیا پُر کیف ہے آواز اے دِل
تجھے کس نے محبت سے پکارا

(امین اللہ خان سالک)

تاریخ احمدیت

جنگِ مقدس

طے شدہ شرائط کے مطابق ۲۲ مئی سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک امرتسر میں مباحثہ ہوا جو جنگ مقدس کے نام سے چھپا ہوا موجود ہے یہ مباحثہ مسٹر ہنری مارٹن کلارک کی کوٹھی میں ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے منشی غلام قادر صاحب فصیح (وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ) نے اور عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے صدر کے فرائض انجام دئے۔ حضور کے ساتھ معاونین کے طور پر حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ مولانا سید محمد احسن صاحبؓ اور شیخ اللہ دیا صاحب لدھیانوی تھے۔ اور عیسائی مناظر آتھم کے معاون پادری جے ایل ٹھاکر داس پادری عبد اللہ اور پادری ٹامس ول صاحب قرار پائے۔ کرنیل الطاف علی صاحب رئیس کپورتھلہ جو عیسائیت اختیار کر چکے تھے عیسائیوں کی طرف بیٹھتے ایک طرف حضرت اقدسؑ اور ایک طرف عبد اللہ آتھم بیٹھتے تھے۔ دونوں فریقوں کے درمیان خلیفہ نور الدین صاحبؓ جمونی اور منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی مباحثہ کی کارروائی نوٹ کرتے اسی طرح عیسائیوں کے آدمی بھی لکھتے تھے اور بعد میں تحریروں کا مقابلہ کر لیتے تھے

ایک ایمان افروز واقعہ

مباحثہ کے دوران میں ایک عجیب ایمان افزا واقعہ پیش آیا جس نے اپنوں اور بیگانوں کو حیران کر دیا۔ عیسائیوں نے آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے یہ نرالی صورت نکالی کہ ایک دن چند لولے لنگڑے اور اندھے اکٹھے کر لئے اور کہا کہ آپ کو مسیح ہونے کا دعوے ہے ان پر ہاتھ پھیر کر اچھا کر دیں مجلس میں ایک سناٹا چھا گیا اور مسلمان نہایت بے تابی سے انتظار کرنے لگے کہ دیکھیں آپ اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور عیسائی اپنی اس کارروائی پر پھولے نہ سماتے تھے۔ لیکن جب حضورؑ نے اس مطالبہ کا جواب دیا تو ان کی فتح شکست سے بدل گئی اور سب لوگ آپ کے جواب کی برجستگی اور معقولیت کے قائل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس قسم کے مریضوں کو اچھا کرنا انجیل میں لکھا ہے۔ ہم تو اس کے قائل ہی نہیں۔ ہمارے نزدیک تو حضرت مسیحؑ کے معجزات کا رنگ ہی اور تھا۔ یہ تو انجیل کا دعویٰ ہے کہ وہ ایسے بیماروں کو جسمانی رنگ میں اچھا کرتے تھے۔ لیکن اسی انجیل میں لکھا ہے کہ اگر تم میں رائی برابر بھی ایمان ہو گا تو تم مجھ سے بھی بڑھ کر عجیب کام کر سکتے ہو۔ پس ان مریضوں کو پیش کرنا آپ لوگوں کا کام نہیں بلکہ ہمارا کام ہے۔ اور اب میں ان مریضوں کو جو آپ لوگوں نے نہایت مہربانی سے جمع کر لئے ہیں آپ کے سامنے پیش کر کے کہتا ہوں کہ براہ مہربانی انجیل کے حکم کے ماتحت اگر آپ لوگوں میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے تو ان مریضوں پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ اچھے ہو جاؤ۔ اگر یہ اچھے ہو گئے تو ہم یقین کر لیں گے کہ آپ اور آپ کا مذہب سچا ہے۔ حضرت اقدسؑ کی طرف سے یہ جواب سنکر پادریوں کے ہوش اڑ گئے اور انہوں نے جھٹ اشارہ کر کے ان لوگوں کو وہاں سے رخصت کر دیا۔

اس مباحثہ کا اثر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس مباحثہ میں یہ اصول پیش کیا کہ فریقین کو لازم ہو گا کہ جو دعوے کریں وہ دعوے اس الہامی کتاب کے حوالہ سے کیا جائے جو الہامی قرار دی گئی ہے اور جو دلیل پیش کریں وہ دلیل بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سنہری اصول کا التزام کرتے ہوئے قرآن کریم کی صداقت جس خوبی سے نمایاں کر کے دکھائی ہے۔ اس کا لطف اصل پرچے دیکھنے سے ہو سکتا ہے اس کے مقابل عیسائی مناظر اس میں سراسر ناکام ہوا۔ یہ اتنی فتح عظیم کا نتیجہ تھا کہ کرنیل الطاف علی خان رئیس کپورتھلہ جو مباحثہ میں عیسائیوں کی صف میں بیٹھے تھے۔ آخری دن حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچے اور عیسائیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

باطل فریق کے متعلق پیشگوئی

مباحثہ آخری دن (۵ جون ۱۸۹۳ء) بڑے معرکے کا دن تھا کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر باطل فریق کے متعلق یہ زبردست پیشگوئی فرمائی کہ "اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ کے یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے"۔ اس کے بعد حضورؑ نے مسٹر آتھم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جن کو اندرونہ بائبل (صفحہ ۷۰-۷۵) میں معاذ اللہ دجال کے لفظ سے آپ یاد کرتے ہیں محکم دلیل ٹھہرے گی یا نہیں؟ یہ ہیبتناک پیشگوئی سنکر مسٹر آتھم کا رنگ فق اور چہرہ زرد ہو گیا اور ہاتھ کانپنے لگے۔ اور اس نے بلا توقف اپنی زبان منہ سے نکالی اور دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے۔ جیسا کہ ایک خائف ملزم توبہ اور انکسار کے رنگ میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور بار بار لرزتی ہوئی زبان سے کہا توبہ توبہ میں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی۔ اور میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہرگز دجال نہیں کہا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

وقفِ جدید کے چندے کی کمی دو ماہ کے اندر پوری کی جاوے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے گذشتہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۶۹ء میں ارشاد فرمایا کہ اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدے اور وصولیوں کی مدت ختم ہو چکی ہے دوستوں اور احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ وقفِ جدید کی طرف فوری توجہ فرماویں اور گذشتہ سال کی نسبت اس میں جو کمی رہ گئی ہے اسے فوری طور پر پورا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ دو ماہ کے اندر اندر دوستوں کو یہ کمی پوری کر دینی چاہیئے۔

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر عہدیداران وقف جدید اور سیکرٹریان مال کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے وقفِ جدید کے چندے کی کمی کو پورا کر دیں۔ واضح ہو کہ وقف جدید کا سال دسمبر (فتح) میں ختم ہو جاتا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اعلان داخلہ کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

احباب کو علم ہو گا۔ کہ گذشتہ سال سے جو اس طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے اب نئے سال کا داخلہ یکم ستمبر ۶۹ء سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا یہ ادارہ گورنمنٹ پاکستان کا منظور شدہ ہے کورس چار سالہ ہے۔ سٹاف تجربہ یافتہ ہے۔ ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اخراجات ہوسٹل و کالج واجبی ہیں۔

معیار داخلہ میٹرک یا فاضل علوم شرقیہ معہ میٹرک انگریزی ہے۔ طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر جامعہ احمدیہ سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں

(پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

اسلام میں مبشرات کا وجود

تیس بزرگانِ اُمّت کے الہامات

(مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ مربی سلسلہ احمدیہ سرگودھا)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"اس امّت میں آج تک ہزارہا اولیاء اللہ صاحبِ کمال گزرے ہیں جن کی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکی ہیں۔ اور جو شخص تفتیش کرے گا اس کو معلوم ہوگا کہ حضرت احدیت نے جیسا کہ اِس امّت کا خیرالامم نام رکھا ہے ایسا ہی اس امّت کے اکابر کو سب سے زیادہ کمالات بھی بخشے ہیں ۔۔۔ احادیثِ صحیحہ کی رُو سے صحابہ کرامؓ کے الہامات اور خوارق بکثرت ثابت ہیں۔" (براہینِ احمدیہ چہارم صفحہ ۴۳۳)

خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی روشنی میں گہرے تجسس اور تفتیش کے بعد تیس بزرگانِ دین کے مستند مبشرات اور الہامات جمع کرنے کی توفیق پائی ہے جن میں سات الہامات صحابہ کرامؓ کے ہیں اور باقی تیئیس دیگر اولیاءِ کرام کے۔ میں اس مجموعہ کو قارئینِ کرام کے سامنے پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ مولائے کریم ہم پر بھی وہی انعام کرے جو خدا کے ان پاک اور برگزیدہ بندوں پر ہوئے۔ آمین۔

سید الطائفہ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ "الفتح الربانی" کی ساتویں مجلس میں لکھتے ہیں :-

"مُتَکَلِّمٌ لَیْسَ بِاَخْرَسَ لَہٗ کَلَامٌ یُسْمَعُ وَیُفْھَمُ۔ کہ ہمارا خدا متکلم ہے گونگا نہیں ہے اور اس کا کلام سُنا اور سمجھا جا سکتا ہے۔" (الفتح الربانی صفحہ ۴۵۶)

(الہام اوّل)

عن ابن عمر۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلعم کے مبارک زمانہ میں مسجدِ نبوی میں سویا کرتا تھا ایک دن میں نے دعا مانگی کہ یا الٰہی مجھے بھی کوئی خواب دکھا جس کی تعبیر میں حضور سے پوچھوں پس میں نے دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے پس وہ مجھے کہیں لے چلے۔ پس ان کو ایک تیسرا فرشتہ ملا اس نے مجھے مخاطب ہو کر کہا "لَنْ تُرَاعَ اِنَّکَ رَجُلٌ صَالِحٌ" تجھے ڈرایا نہیں جائے گا کیونکہ تو ایک نیک آدمی ہے۔

(ترجمہ بخاری کتاب التعبیر صفحہ ۱۰۴۱)

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ مجھے ایک دن رسولِ خدا صلعم نے فرمایا عائشہ۔ "ھٰذَا جِبْرِیْلُ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ" کہ یہ جبرائیلؑ ہے اور تجھ کو السلام علیک کہتا ہے۔ (رواہ البخاری جلد اوّل صفحہ ۵۳۲)

(ب) مسند امام اعظم میں ہے ولقد رءیت جبریل کہ میں نے جبریل کو دیکھا (صفحہ ۱۸۷ مطبع کراچی)

۳۔ جس وقت آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی تو

سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَخَلَفًا مِنْ کُلِّ ھَالِکٍ وَدَرَکًا مِنْ کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَاثِقُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ" فقال علیؓ اَتَدْرُوْنَ مَنْ ھٰذَا ھُوَ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

(رواہ البیہقی بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۸ باب مناجات قریش)

ترجمہ :- تو اہلِ بیت نے یہ آواز سُنی اے اہلِ بیت تم پر خدا کا سلام اور اس کی رحمت اور برکت ہو خدا کی کتاب میں ہر مصیبت کی تسلی موجود ہے اور ہر فوت ہونے والے کا کوئی جانشین ہوتا ہے اور ہر فوت ہونے والے امر کا تدارک ہو سکتا ہے۔ پس خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ کیونکہ حقیقی مصیبت زدہ وہ ہوتا ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ یہ کلام سُنکر حضرت علی نے فرمایا یہ فرشتہ خضرؑ کی آواز تھی۔

۴۔ سنہ ۱ھ میں تعمیر مسجدِ نبوی کے بعد آنحضرت صلعم نے نماز کے طریقۂ اعلان کے متعلق صحابہ کرامؓ سے مشورہ حاصل کیا مختلف آراء پیش ہوئیں۔ کسی نے کہا ناقوس بجایا جائے۔ کسی نے کہا آگ جلائی جاوے لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوا۔

مسند امام اعظمؒ کی روایت کے مطابق اس دن حضورؐ مغموم تھے عبداللہ بن زید ایک صحابی تھے جو بہت سخی تھے اور سخاوت کی وجہ سے اس کے گھر کھانے کے وقت بھیڑ رہتی تھی۔ لیکن اس دن وہ بھی حضورؐ کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے اور نہ کھانا کھایا اور نہ ہی اس دن اس کے مکان پر بھیڑ دیکھی گئی۔ وہ کہتے ہیں میں اسی حالت میں مسجد میں سو گیا۔

(بہ الفاظ ترمذی) اُس نے ایک آدمی دیکھا جس کے پاس ناقوس تھا۔ عبداللہ نے پوچھا کیا اسے بیچو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ بولا تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ حضرت عبداللہ نے کہا نماز کے وقت بجائیں گے اس نے کہا کیا میں تم کو اس سے بہتر ترکیب نہ سکھاؤں۔ اور اذان کے الفاظ سکھائے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر الخ۔ وہ جب صبح حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سارا واقعہ سُنایا تو حضور نے فرمایا اِنَّھَا لَرُؤْیَا حَقٌّ اس کو پورا کیا جاوے گا۔ تم اٹھ کر بلالؓ کو بتاؤ فَاِنَّہٗ اَنْدٰی وَاَمَدُّ صَوْتًا مِنْکَ کہ اس کی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے۔

ابوداؤد روایت کرتے ہیں جب حضرت عمرؓ نے اذان کی آواز سُنی تو دوڑتے ہوئے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے۔

فقال رسول اللہ صلعم فللّٰہ الحمد۔ یعنی آپؐ نے فرمایا الحمدللہ۔ مسند امام اعظمؒ میں ہے کہ ابوبکر نے بھی رای مثل ذالک کہ ابوبکر نے بھی ایسا ہی دیکھا۔

تو ثابت ہوا تین صحابہ کو فرشتہ نے اذان سکھلائی۔ اور امام غزالیؒ تو وسیط میں لکھتے ہیں اَنَّہٗ رَآہ بضعۃ عشر رجلاً کہ دس سے زیادہ اشخاص نے یہ دیکھا۔ اور ابنِ ماجہ کے حاشیہ پر ہے وصرح بعضھم باربعۃ عشر کہ بعض لوگوں نے ۱۴ صحابہ کی تصریح کی ہے۔ اور لمعات شرحِ مشکوٰۃ میں ہے کہ عبدالرزاق اور ابوداؤد کی ایک روایت کی رُو سے جب حضرت عمرؓ نے اپنی خواب بیان کی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا قد سبقک بذالک الوحی کہ وحی تجھ سے پہلے سبقت لے چکی تو ان الفاظ میں آنحضرت نے عبداللہ کے الہام کو وحی سے تعبیر کیا اور اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زید کو کتب احادیث وسیر میں صاحب الاذان سے ملقب کیا گیا ہے بلکہ ابن ماجہ میں جو صحاح ستہ میں داخل ہے یہاں تک لکھا ہے کہ تین رات متواتر اس کو یہ الہام ہوتا رہا۔ اور حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ اپنے یہ مشہور اشعار فخریہ طور پر پڑھا کرتے تھے :-

(۱) احمد اللہ ذا الجلال وذا
الاکرام حمداً علی الاذان کثیرا

میں ہر اذان کے وقت خدائے ذوالجلال کی حمد کرتا ہوں۔

(۲) اِذ اتانی بہ البشیر من اللہ
فاکرم بہ لدیّ بشیرا

اس لئے کہ خدا کا فرشتہ میرے پاس یہ اذان لے کر آیا تھا

اور یہ کتنی بڑی کرامت ہے میرے نزدیک کہ میں نے بستر کو دیکھا۔

۳۔ فی لیالٍ واٰلی بِھِنَّ ثلاثٍ ۔ کلما جاء نادنی توقیرا

تین راتوں میں متواتر وہ آتا رہا اور جتنی دفعہ وہ آتا میرا اعزاز زیادہ ہوتا (ابن ماجہ باب بدء الاذان ملخصاً ملبع پاکستان)

پس ہاتفِ غیبی کا رؤیا حق اور آنحضرت صلعم کا اسکو صحیح سمجھنا اور پھر مسلمانوں میں بالاجماع اس پر عمل درآمد ہونا ایک طرف تو حضرت عبداللہ انصاری کی شان و شرف کو ظاہر کرتا ہے اور دوسری طرف منکرین الہام و وحی کے لئے تازیانہ عبرت ہے جو قیامت تک انہیں لگتا رہے گا کہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اذانِ اسلامی کی ابتداء ایک صحابی کے الہام اور کشف سے ہوئی تھی اور اس کی صدا قیامت تک گونجتی رہے گی۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کما قال النبی صلعم

ماہنامہ الفرقان کا تازہ ترین خاص نمبر

لانسخ فی القرآن نمبر

ماہ جولائی کا الفرقان ایک خاص نمبر ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ قرآن کریم جزوی اور کلی نسخ سے سراسر پاک ہے جن آیتوں کو بعض مفسرین نے منسوخ ٹھہرایا تھا ان کی صحیح تفسیر بیان کی گئی ہے اس نمبر کا اہم اور مفصل مضمون محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کا تحریر کردہ ہے۔ اور بھی چند مختصر مقالے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ایک نہایت دلچسپ بیان بھی شامل اشاعت ہے رسالہ کا حجم ۴۴ صفحات ہے۔ قیمت ایک روپیہ مقرر ہے۔ خریداروں کو رسالہ پہنچ چکا ہے صرف دو صد کاپیاں زائد موجود ہیں شائقین بہت جلد طلب فرمائیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے اراکین ایک دفعہ پھر اپنے سالانہ مرکزی اجتماع کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ اپنے اوقات انشاء اللہ العزیز خالص روحانی ماحول میں گذاریں گے۔ اجتماع کے عام انتظامات اور مہمان نوازی وغیرہ پر مرکز کو اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ اس کام میں مرکز کا ہاتھ اس طرح بٹا سکتے ہیں۔ کہ وہ ماہ ظہور اور تبوک میں اپنا چندہ سالانہ اجتماع سو فیصدی پورا ادا کر دیں۔ اور زعماء یہ رقوم فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

شکریہ احباب

عزیزم نصیر احمد مرحوم کی ناگہانی موت پر احباب جماعت کی طرف سے کثرت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن کا علیحدہ علیحدہ جواب دینا اس عاجز کیلئے ممکن نہیں لہٰذا بذریعہ اخبار ان تمام احباب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے زخمی دلوں کو سہارا دیا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

غمزدہ نذیر محمد نذیر جارج ٹین

نانیوال۔ حال وصیر کے کلاں گجرات

لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹریان مال توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داروں کو صرف لجنہ اماء اللہ کے چندے اکٹھے کرنے کا اختیار ہے۔ مثلاً لجنہ کی ممبری کا چندہ۔ خدمتِ خلق کا چندہ۔ اصلاح و ارشاد کا چندہ۔ اجتماع کا چندہ۔ تحریک خاص لجنہ کا چندہ۔ سائنس بلاک جامعہ نصرت کا چندہ اور مسجد نصرت جہاں کے اگر بقایا جات ہیں۔ اور ناصرات کا ممبری اور وقف جدید کا چندہ۔

جماعتی چندے مثلاً وصیت۔ چندہ عام۔ زکوٰۃ۔ جلسہ سالانہ۔ تحریک جدید وقف جدید وغیرہ۔ چندہ جات وہ صرف اسی صورت میں جمع کر سکتی ہیں جبکہ اس لجنہ کو مقامی امیر جماعت کی طرف سے تحریری اجازت نامہ حاصل ہو۔ وہ یہ چندے عورتیں سیکرٹری مال کو دیا کریں۔

اجازت نامہ حاصل ہونے کی صورت میں جماعتی چندے جمع کر کے اپنے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر دیا کریں بعض لجنات ہمیں جو چیک بھجواتی ہیں اس میں کچھ چندہ لجنہ کا ہوتا ہے کچھ جماعتی ہوتا ہے۔ ہمیں یہ مشکل پڑتی ہے کہ پہلے اس چیک کو بنک میں جمع کروانا پڑتا ہے۔ پھر وہاں سے وصول آنے پر نکلوا کر انجمن میں جمع کروانا پڑتا ہے اسلئے میرے نام صرف وہ چندے بھجوائے جائیں جو لجنہ کے چندہ جات ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد صدیق نائب پریذیڈنٹ اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب سرور مربی ضلع ڈیرہ غازیخاں بعارضہ درد گردہ سخت بیمار ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈیرہ غازیخاں میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت مربی صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

۲۔ محترم شیخ عبدالحق صاحب انجینئر زعیم اعلیٰ انصار اللہ لاہور کے دماغ۔ آنکھ اور بائیں بازو پر مورخہ ۲۱/۶۹ کو فالج کا شدید حملہ ہوا تھا۔ شیخ صاحب موصوف کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل پہلے سے تو افاقہ ہے مگر تاحال بولنے اور کروٹ لینے سے معذور ہیں خاندان حضرت مسیح موعود۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت کی خدمت میں شیخ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے پُرزور دعاؤں کی درخواست ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مجھے عائشہ بی بی بنت ملک کریم بخش راجپوت ریاست پٹیالہ کا پتہ درکار ہے۔ جو کھنہ کے علاقہ میں ایک پٹواری کے لڑکے سے بیاہی گئی تھیں۔

اگر وہ یا ان کے شوہر یہ تحریر دیکھیں یا اور کوئی صاحب انہیں جانتے ہوں تو پتہ ذیل پر خط لکھکر مشکور فرمائیں۔

شیخ بہادر علی قریشی احمدی

مکان نمبر ۱۰۱۲ گولی مار نمبر ۱۔ گولیمار ٹاؤن کراچی

شوریٰ خدام الاحمدیہ کیلئے مرکز میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ تبوک ہے

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تریاق اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارھویں جماعت میں نیا داخلہ لاہور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والوں کے لئے ۳۰ اگست بروز ہفتہ سے اور سرگودھا بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والوں کا داخلہ سرگودھا بورڈ کا طرف سے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہونے کے دس دن بعد شروع ہو جائے گا جو علی الترتیب دس دن تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد حسب قواعد لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ انٹرویو روزانہ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا کرے گا اور انٹرویو کے وقت طالب علم کے ساتھ گارڈین کا آنا ضروری ہوگا۔ تمام امیدوار کالج کے فارم داخلہ پر اپنی درخواستیں معہ دو عدد فوٹو اور ضروری سندات بنام پرنسپل پہلے ہی بھجوا دیں۔ داخلہ حسب قواعد ہوگا۔ قواعد داخلہ۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس خط لکھ کر دفتر کالج سے طلب کریں۔ فارم درخواست داخلہ ہر طرح سے مکمل ہونا ضروری ہے۔

لاہور۔ ملتان۔ حیدرآباد اور کراچی وغیرہ سیکنڈری بورڈوں سے میٹرک پاس کرنے والے طلباء کے لئے یہاں آنے سے قبل سرگودھا بورڈ میں ایکوئیلنس کروانے کا سرٹیفکیٹ ساتھ لانا ہوگا۔

مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کی مراعات دی جائے گی ۷۰ فی صد یا زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو پوری فیس کی مراعات دی جائے گی۔ طلباء کے لئے فضل عمر ہوسٹل میں رہائش کا عمدہ اور سستا ترین انتظام ہے۔

ہمارے اس کالج کا سب سے اہم مقصد تعلیم الاسلام اور اسلام کی اخلاقی اور روحانی تعلیم سے طلباء کو آشنا کرنا ہے۔ اسلئے احباب کرام اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے ربوہ کے دینی ماحول میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوائیں۔

بشارت الرحمٰن ایم اے
قائم مقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

داخلہ جامعہ احمدیہ

انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ۱۳ ستمبر کو جامعہ احمدیہ کھل رہا ہے اور نئے سال کی تعلیم شروع ہو رہی ہے۔

نئے داخل ہونے والے طلباء کا انٹرویو اور داخلہ ۹-۱۰ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔

داخل ہونے والے طلباء گھر سے پوری تیاری کر کے آئیں اور بستر اور چارپائی وغیرہ کا انتظام کر کے آئیں۔

فارم داخلہ اسی وقت دفتر جامعہ سے حاصل کر کے پُر کر دیں۔ پراسپکٹس مفت منگوا سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

بیلدار کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے باغیچہ کے لئے ایک نوجوان محنتی بیلدار کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے مکمل کوائف کے ساتھ اپنی درخواست ناظر بیت المال خرچ کے نام بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی وضاحت کی جائے کہ کس کس جگہ کتنا عرصہ کام کیا ہے۔

اس اسامی کا گریڈ ۵-۸ / ۷۵-۱-۶۵ روپے ہے (ناظر بیت المال ربوہ)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا

بواسیر خونی ہو یا بادی "پائلن کیور" کے صرف چار کیپسولوں سے ختم مکمل کورس ۱۰/- روپے۔ تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک بالکل مفت

کیور میڈیسن کمپنی جیرہ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ بر موقع اجتماع سالانہ

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اس کے لئے تجاویز ۱۵ ستمبر تک بھجوا دیں۔ ورنہ ایجنڈا شائع ہو کر بھجوانے میں دیر ہو جائے گی

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ ہر قسم کا صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ۔ سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولیے۔ جاء نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیکسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے (منیجر)

فیلین

چہرہ نکھارنے کی حیرت انگیز مجرب دوا

جس سے مستورات کے چہرے کی جھائیاں کیل مہاسے عمر کھانے کی دوا سے دور ہو جاتے ہیں مکمل کورس ۲/ علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ شاہ ہومیو میڈیکل اسٹورز اینڈ ہسپتال لاہور

چندہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

سالانہ اجتماع کے انتظامات شروع کئے جا چکے ہیں۔ تمام عہدیداران لجنہ اجتماع کا چندہ جلد وصول کر کے بھجوائیں یاد رہے کہ لجنہ کا بجٹ ۳۰ ستمبر تک ختم ہو جاتا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نمبر ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۴۵	۳-۳۰	۴-۱۵	۵-۳۰	۵-۲۵
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۲۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۴-۴۵	۹-۱۵														
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۹-۲۰	۱۲-۳۰														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ (محمد علی ظفر برائے منیجر)

حب اٹھرا

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فیتولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ روپے بیس روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوانِ محمود۔ ربوہ

لوگ کہتے ہیں
پی آئی اے کے انجینئر
کتنے ہنر مند ہیں
ٹھیک ہی تو کہتے ہیں
ورنہ پابندیٔ وقت میں
۹۷ء۷ فیصد کا
اعلیٰ معیار قائم کرنا
کوئی آسان کام ہے؟

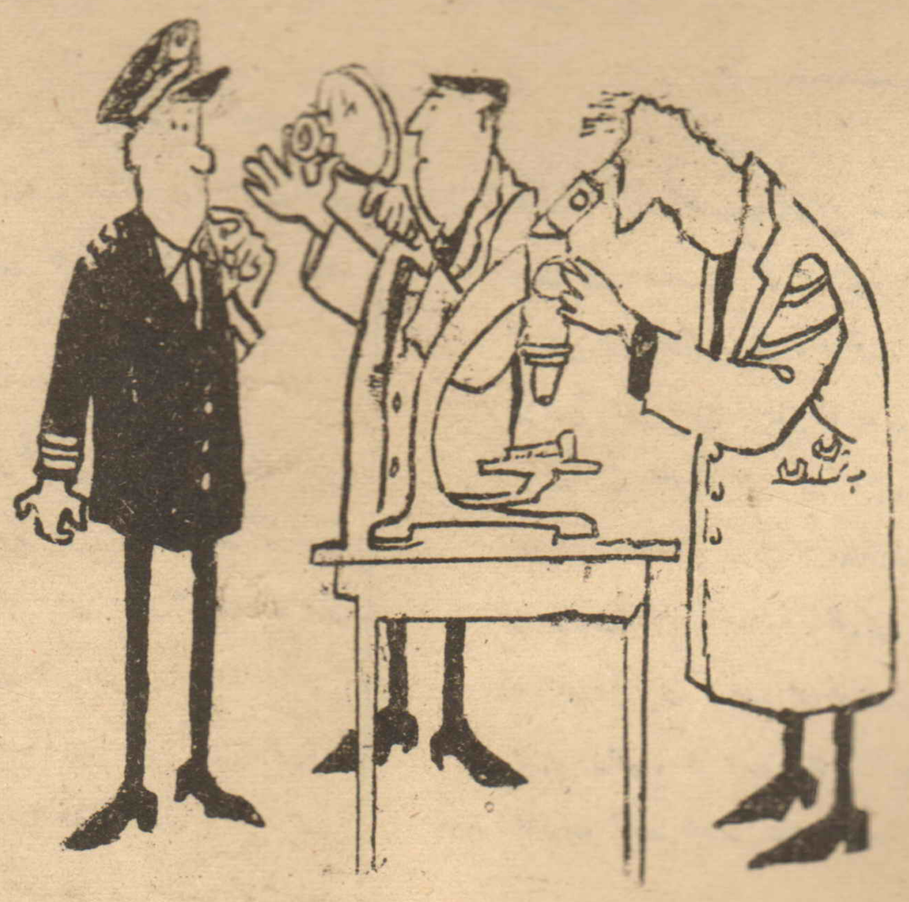

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز

تریاق سلیمانی

برسات کے موسم میں
بدہضمی، ہیضہ، اسہال
متلی اور قے کا فوری علاج
قیمت ایک شیشی دو روپیہ چھ روپیہ
امتیاز دواخانہ گولبازار ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
الفرقان ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ
پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب
دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے
اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے
ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
(مینیجر)

ضروریات مرغی خانہ
مثلاً
ٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں۔ مرغیاں۔ خوراک
اجزائے خوراک وغیرہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں۔ (مینیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے
(مینیجر)

درخواستِ دعا
خاکسار کی بیوی، اور ایک بچی کو
چھت کے نیچے آجانے کی وجہ سے شدید
چوٹیں آئی ہیں۔ اور خاکسار خود بھی چھت
کے نیچے آگیا تھا۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے
صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست
ہے۔ (عبدالرحمٰن کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

ہمدرد نسواں (حصہ اطفال) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج، دواخانہ خدمت خلق جنڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۰ تا ۲۶ ظہور ۱۳۴۸ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں کراچی میں تشریف فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پھر گردہ کی تکلیف کی وجہ سے کچھ ناساز رہی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

مورخہ ۱۷ ظہور کو حضور نے علی الترتیب اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی۔ مجلس عاملہ انصار اللہ، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کو الگ الگ اجتماعی ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ حضور نے ان مجالس کی کارگزاری کا جائزہ لیا اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے انہیں بعض نہایت ضروری ہدایات دیں۔

مورخہ ۱۹ ظہور کو حضور مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھانے کے بعد خاصی دیر احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچانے کی تلقین فرمائی۔

۲۔ یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ ظہور (اگست) کی رات کو ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر مکرم مرزا ادریس احمد صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا پوتا اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کا پڑپوتا اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور دین و دنیوی نعماء سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

۳۔ مورخہ ۲۲ ظہور کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے وقف جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ اس مبارک تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

۴۔ ربوہ۔ مورخہ ۲۲ ظہور۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس تین ہفتہ تک کامیابی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد کل نہایت کامیابی اور شعور خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ یہ کلاس ۲ ماہ ظہور (اگست) کو شروع ہوئی تھی اس میں پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے ۱۹۲ طلباء اور ۲۰۷ طالبات نے شرکت کی۔

کلاس کی اختتامی تقریب کل بعد نماز عصر دارالضیافت کے صحن میں زیر صدارت محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوئی جس میں کلاس کے طلباء و اساتذہ کے علاوہ دیگر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب جماعت بھی شریک ہوئے۔ صاحب صدر نے نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالوں کو انعامات عطا فرمائے۔

مورخہ ۲۱ ظہور کو پانچ بجے شام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے والی طالبات کی الوداعی تقریب زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی منعقد ہوئی جس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے امتحان کے نتیجہ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۵ طالبات امتحان میں شریک ہوئیں۔ جن میں سے ۱۶۵ کامیاب قرار دی گئیں۔ آپ نے تعلیم القرآن کی اہمیت واضح کرتے ہوئے طالبات کو نصیحت فرمائی کہ وہ قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں۔ آپ نے کامیاب ہونے والی طالبات کو انعامات اور سندات عطا فرمائیں۔

۵۔ ربوہ کے تعلیمی ادارے تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول، نصرت گرلز ہائی سکول اور فضل عمر جونیئر سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر کو کھل رہے ہیں۔ تمام طلباء و طالبات وقت پر ربوہ پہنچ جائیں تاکہ پڑھائی میں حرج نہ ہو۔ جامعہ احمدیہ ۱۳ ستمبر کو کھل رہا ہے۔ نئے داخل ہونے والے طلباء کا انٹرویو اور داخلہ ۹۔۱۰ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔

۶۔ ہم نہایت رنج اور دلی افسوس کے ساتھ یہ الم ناک اطلاع شائع کرتے ہیں کہ پاکستان کے بہادر اور نامور سپوت اور نہایت مخلص احمدی لفٹننٹ جنرل اختر حسین صاحب ملک اور ان کی اہلیہ صاحبہ کار کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ حادثہ ترکی میں انقرہ سے پچاس میل کے فاصلے پر پیش آیا۔ جہاں آپ سینٹو میں پاکستان کے مستقل فوجی نمائندہ کی حیثیت سے کچھ عرصہ سے مقیم تھے۔ مرحوم کے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کے تابوت آج (۲۶ اگست) کو تدفین کے لئے ربوہ لائے جا رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لفٹننٹ جنرل صاحب مرحوم اور ان کی بیگم صاحبہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے جملہ عزیزوں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس دردناک قومی سانحہ کے نتیجہ میں ملک میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے اسے پُر فرمائے۔

ربوہ میں رائل ٹریول سروس کی برانچ کا افتتاح۔

مورخہ ۲۰ اگست کو بعد نماز عصر گول بازار ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مختصر تقریر اور دعا کے ساتھ رائل ٹریول سروس کی ربوہ برانچ کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر لائل پور کے صحافی جناب اختر سدیدی صاحب ایڈیٹر روزنامہ معاون بھی مختصر تقریر فرمائی۔

اس تقریب میں بعض دیگر مقامی احباب کے علاوہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری اور چوہدری شوکت علی صاحب ریذیڈنٹ ڈائرکٹر رائل ٹریول سروس نے بھی شرکت فرمائی۔

خدام الاحمدیہ اسے غور سے پڑھیں۔

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اتنے اعلیٰ درجہ کا نمونہ قائم کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی روح زندہ رہے۔ اسلام اپنی ذات میں تو کامل مذہب ہے لیکن اعلیٰ سے اعلیٰ شربت کے لئے بھی گلاس کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اسلام کی روح کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے گلاس کی ضرورت ہے۔ اور ہمارے خدام الاحمدیہ وہ گلاس ہیں جن میں اسلام کی روح کو قائم رکھا جائے گا۔ بعد ان کے ذریعہ اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے گا۔" (فرمودہ ۸ نومبر ۱۹۵۵ء)

پس خدام الاحمدیہ کو اپنا وجود ایسا بنانا چاہیئے جو اسلام کی حقیقی تصویر ہو اور لوگ ہمارے نیک نمونہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میری والدہ محترمہ عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ لیکن ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیفہ محمد عبدالکریم صاحب سعود آباد کراچی نمبر ۲۰)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲